© rasailojaraid.com

محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَھَاہُ اَکَلَہٗ وَاِنْ کَرِھَہٗ تَرَکَہٗ۔ (صحیح بخاری، کتاب الاطعمہ۔ باب ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا، اگر اسے کھانے کو جی چاہتا تو کھا لیتے، اگر نہ چاہتا تو چھوڑ دیتے۔

یہ روایت نہایت مختصر ہے اور صرف ایک جملے پر مشتمل ہے۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی عادتِ مبارکہ کا ذکر کیا گیا ہے، جس سے آنحضرت کے اخلاقِ حسنہ کا پتا چلتا ہے اور آپ کے حلم، تواضع اور بردباری کے مختلف گوشوں کی وضاحت ہوتی ہے۔

آنحضرتؐ کی یہ عادتِ مبارک تھی کہ کھانے پینے کی چیزوں میں نقص نہیں نکالتے تھے، جو بھی چیز، جس کا کھانا اور پینا ممنوع نہیں، آپ کے سامنے رکھ دی جاتی، اس کو نہایت خوشی سے قبول فرماتے۔ اگر کھانے کو جی چاہتا تو کھا لیتے، ورنہ واپس کر دیتے، اس میں عیب نہیں نکالتے تھے اور کسی طرح بھی چیز پیش کرنے والے کو پریشانی میں نہیں ڈالتے تھے۔

بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ گھر میں کوئی چیز پکائی گئی ہو، یا کسی کے ہاں دعوت میں گئے ہوں، کھانے میں نقص نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں، اس میں گھی کم ہے، کبھی ارشاد ہوتا ہے، مرچ زیادہ ہے، کبھی کہا جاتا ہے نمک تھوڑا ہے، نمک لاؤ، کبھی صدا دی جاتی ہے میٹھا کم یا زیادہ ہے۔ اس طرح وہ پکانے والے اور صاحبِ خانہ کو ایک مصیبت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ وہ بے چارا اس صورتِ حال سے بے حد پریشان ہو جاتا ہے اور اسے کچھ نہیں سوجھتی کہ کس کو کیا جواب دے۔ اس نے روپے خرچ کیے ہیں، وقت خرچ کیا ہے، لیکن نقص نکالنے اور عیب جوئی کرنے والوں کے سامنے اس کی حیثیت ایک مجرم کی سی ہوتی ہے۔ کوئی نہیں سوچتا کہ اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طرح کی باتیں کرنا خلافِ اخلاق اور خلافِ ادب ہے۔

بعض لوگوں کو تو یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ گھر میں اگر کوئی ایسی چیز پکائی گئی ہے جو ان کی طبیعت کے خلاف ہو تو ایک طوفان بپا ہو جاتا ہے۔ برتن توڑ دیتے ہیں، پکی ہوئی چیزیں باہر پھینک دیتے ہیں اور مار پیٹ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ یہ حرکت بہت ہی غلط اور آداب و اخلاق کے منافی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ کھانے پینے کی چیزوں کو معیوب نہیں قرار دیتے تھے۔ اگر کوئی چیز طبیعت کے مطابق ہے تو کھالی، اگر طبیعت کے مطابق نہیں تو نہ کھائی۔

بلاشبہ بعض لوگ بعض چیزیں نہیں کھاتے، مثلاً بعض حضرات آلو نہیں کھاتے، چاول نہیں کھاتے۔ مچھلی نہیں کھاتے، گائے کا گوشت نہیں کھاتے۔ یہ کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں۔ ان کی طبیعت نہیں مانتی، یا طبیب نے ان چیزوں کے استعمال سے انھیں روک دیا ہے، ٹھیک بڑی خوشی سے نہ کھائیں۔ دنیا کا کوئی اخلاق یا کوئی ادب انھیں ان چیزوں کے کھانے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

قابلِ اعتراض اور خلافِ ادب ایسا طرزِ عمل اختیار کرنا ہے، جس سے دوسرے کی سبکی اور توہین کا پہلو نکلتا ہو، اور جس کی وجہ سے مجلس میں اس کو ندامت اور شرمندگی محسوس ہو ــــ!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مبارک عادت ہر شخص کو اختیار کرنی چاہیے اور کھانے پینے کی چیزوں میں نقص نکالنے کی بُری عادت ترک کر دینی چاہیے۔ البتہ گھر میں پکانے والوں کو ضرور سمجھانا چاہیے کہ کون سی چیز کس طرح پکائی جائے اور کیا کیا چیز اس میں کتنی مقدار میں ڈالی جائے۔

© rasailojaraid.com